© rasailojaraid.com

کلوننگ اور انسانی فوٹو کاپی کا مسئلہ

مولانا مفتی نظام الدین صاحب:

جناب کا گرامی نامہ متعلقہ (کلوننگ) یا انسانی فوٹو کاپی کا مسئلہ ملا، اور خاص کر جدہ و مراکش کے اس موضوع پر سمیناروں میں کچھ عرض کر دینے کا اشارہ بھی آپ کے خط سے ملتا ہے۔ احقر کی کیا بساط کہ اس پر کچھ قلم فرسائی کر سکے البتہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی اور اس کا اعجاز ہے آج سے دس برس قبل (کلوننگ) انسانی فوٹو کاپی کے سلسلہ میں احقر کے قلم سے اس موضوع پر ایک جامع و مانع حکم شرعی اللہ تبارک و تعالیٰ نے نکلوا دیا جو کلوننگ کے ہر شق کے حکم کو حاوی ہے اور "منتخبات نظام الفتاویٰ" کے باب الحظر والاباحۃ کے صفحہ ۳۴۰ سے ۳۴۱ تک پھیلا ہوا ہے حضرت مولانا عبداللہ سلیم صاحب پسر جناب مولانا محمد نعیم صاحب شیخ الحدیث وقف دارالعلوم دیوبند کے واسطے سے امریکہ سے آیا تھا، ملاحظہ فرمالیجیے۔ اس میں ایجاز کے ساتھ انسانی فوٹو کاپی سے متعلق ہر شق کا حکم شرعی اور دلیل عقلی ہے جو متعقل من الکتاب والسنۃ ہے اور جس کو دلیل لمی یعنی دلیل عقلی متعقل من الکتاب والسنۃ بھی کہا جا سکتا ہے، مدلل و مفصل طور پر ہر پہلو کو لیتے ہوئے بیان کر دیا ہے اور آج کل جو سمینار جدہ و مراکش وغیرہ میں ہوا ہے سب کے بارے میں بھی احقر کے نزدیک حکم شرعی وہی ہے جو احقر کے اس طویل و عریض تحریر میں ایجاز کے ساتھ اللہ نے کہلوا دیا ہے اسی میں غور فرمالیا جائے تو مزید کچھ لکھنے کی حاجت نہ رہے گی، البتہ صرف کچھ وضاحت کے طور پر عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، اس لیے کچھ تھوڑا سا عرض ہے کہ مراکش کا سمینار تو بالکل قابل اعتناء نہیں ہے بلکہ اس کا ڈگر نہایت خطرناک ہے جو ابھی واضح نہ ہو مگر بعد میں واضح ہو جائے گا۔

البتہ جدہ کا سمینار کچھ غنیمت ہے اور قابل توجہ ہے مگر تشنہ ہے اس لیے اس کی تشنگی دور کرنا ضروری

علم و فن میں حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں (محدث ابوزرعہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے نیز اس کے وضاحت کی بھی ضرورت ہے اس لیے یہ سمجھیے کہ قرآن پاک اللہ کا کلام ہے جو جوامع الکلم بھی ہے یعنی جو اپنے کلام کے تمام مندرجہ پر شامل ہے اور سب کا واضح کرنے والا بھی ہوتا ہے اور معجز بھی ہے اور اسی طرح معجز بھی ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد باری ہے،

وما ارسلناک من رسول الا لیطاع۔ الآیہ

اور ایک جگہ ارشاد باری ہے،

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا۔

ان نصوص کا اور ان جیسے نصوص کا تقاضہ یہ ہے کہ ان نصوص سے ذرا سا بھی ادھر ادھر نہ ہٹا جائے اگر سر مو بھی ادھر ادھر ہٹا جائے گا تو گمراہی میں پڑ جانے کا شدید خطرہ ہو جائے گا۔ کما دل علیہ قولہ تعالیٰ:

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق عن دینکم۔ الآیہ۔

ترجمہ۔ بلاشک وشبہ کے یہ دین میرا سیدھا راستہ ہے صرف اسی کی اتباع کرو اور اس کے علاوہ کسی اور دیگر یا راستے کی خواہ کتنا خوشنما ہو ہرگز ہرگز اتباع نہ کرو، ورنہ یہ چیز تم کو اللہ کے راستہ سے اور تمہارے دین سے ہٹا دے گی جو خاص قسم کی گمراہی میں ڈال دے گی۔

نیز حدیث پاک میں ہے: اوتیت جوامع الکلم یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جوامع الکلم سے نوازا ہے، پس آپ کے جوامع الکلم میں بھی تمام مندرجات شامل ہو جاتے ہیں، لہذا ان سے بھی سر مو اختلاف یا خروج جائز نہ رہے گا، علاوہ ازیں حضرت رسالت مآب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت سے نیز صحابہ کرام کی فدائیت سے آیات واحادیث کے ظاہر وباطن پر پورا پورا عمل کرنے کی برکت سے تمام آیات واحادیث کے تمام مندرجات بآسانی منکشف ہو کر پوری بات واضح ہو جاتی تھی اور کوئی اشکال باقی نہیں رہتا تھا، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بھی صحابہ وتابعین وغیرہ حدیث وقرآن کے ظاہر وباطن پر پورا پورا عمل کرنے کی برکت سے ان پر بھی تمام مندرجات نصوص اچھی طرح منکشف ہو جاتے تھے، اور ان کے سامنے بھی حدیث وقرآن کے علاوہ کوئی تصور نہیں رہتا تھا اور مندرجات نصوص بآسانی سمجھ کر حق مان لیتے تھے۔ کما

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دل علیہ قولہ تعالی: علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی) پھر چوں کہ یہ دین قیامت تک باقی رہنے والا دین ہے اور آخرالادیان ہے اور تمام ادیان کے لیے ناسخ بھی ہے اور تمام احکام خداوندی معلوم کرنے کا ذریعہ صرف یہی احادیث وآیات تھیں اور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پورے عالم کے لیے عالم الغیب والشہادۃ بھی ہیں اور ہر انقلاب کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تھا اور ہے (کما دل علیہ قولہ تعالی:

هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔

اس لیے یہ بھی جانتے تھے کہ مرور زمانہ سے بہ تقاضائے بشریت صحابہ وتابعین کے بعد لوگوں میں عام طور سے نہ تو صحابہ وتابعین جیسی فدائیت اور فنائیت وہمت باقی رہے گی اور نہ توان جیسی یکسوئی باقی رہے گی۔ اس لیے ہماری مراد سمجھنے میں دشواری ہوسکے گی اس لیے اللہ جل وعلیٰ کی شان کریمی نے امت پر مزید کرم یہ بھی فرمایا کہ اپنے کلام کو اس طرح نازل فرمایا کہ بعض آیات بعض کے لیے بیان اور بعض احادیث بعض کے لیے بیان ومددگار بن جائیں

بعض القرآن يبين لبعض وبعض الآيات يبين لبعض ایسے ہی بعض الاحادیث يبين لبعض) اور ان کی مدد اور بیان سے ہمارے کلام کو اور ہمارے منشا کو سب لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں گے اس سلسلہ میں آیات واحادیث تو بے شمار ہیں ان سب کو لکھنے میں تطویل ہو گی۔ اس لیے اسی کے قبیل کی محض ایک آیت جو اس مذکور مقصود کے علاوہ اور بھی حقائق وحکم پر مشتمل ہیں بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:

تبارك الذى بيده الملك وهو على كل شئ قدير خلق الموت والحيٰوة ليبلوكم ايكم احسن عملا۔ (۱)

ترجمہ: یعنی پوری قابو یافتہ صرف وہ ذات ہے جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہتیں ہیں اور وہ ہر چیز پر پورا قادر ہے اور اسی نے موت وحیاۃ کو اس لیے پیدا فرمایا ہے کہ اس کے ذریعہ سے تم کو جانچے اور تم سب پر اپنی حجت تمام کردے تاکہ تم سب لوگ جان لو یعنی تم سب پر بھی خوب واضح کردے کہ کون کتاب وسنت کے مطابق عمل کرتا ہے اور کون عمل کرنے میں اچھا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تو سب چیزیں بلاشبہ عیاں اور ظاہر ہیں۔

---

(۱) سورۃ الملک پ ۲۹

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت چودھویں رات میں تمام ستاروں پر (سنن ابوداود وترمذی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی طرح ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے کا ایک اور معیار بھی بیان فرمایا ہے اور اپنے بے پایاں شفقت سے دنیا سے تشریف لے جانے سے کچھ قبل بطور وصیت کے بیان کرتے ہوئے تنبیہ فرماتے ہیں۔

انی ترکت فیکم امرین لن تضلوا بہما کتاب اللّٰہ وسنۃ رسولہ او کما قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

کیوں کہ اس حدیث میں لفظ (لن) جو آیا ہے وہ نفی تاکید در مستقبل ہے جو زمانہ اخیر تک کے لیے ہے۔ کما ھو مسلم عند اھل اللسان۔ اور اسی جانب اشارہ اس آیت کریمہ میں بھی ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

اور اس کا واضح مفہوم یہی ہے کہ قیام قیامت اور صبح قیامت تک جو شخص بھی ذرہ برابر نیک کام کرے گا اس کو وہ دیکھے گا اور انعام پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برا کام کرے گا وہ اس کو دیکھے گا اور عذاب پائے گا۔ اور دیکھے گا کا ظاہر متبادل مفہوم یہی ہے کہ ان سب کا حساب دینا بھی پڑے گا۔ لہذا صبح قیامت تک کے لیے یہ تنبیہ اور وصیت بلاشبہ باقی رہے گی، ان تمام مذکورہ نصوص سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ مندرجات نصوص قرآنی وحدیثی سمجھنے کے لیے سرمو بھی ان کے مفہوم سے ادھر ادھر ہٹنے کی اجازت نہیں ہے ورنہ گمراہی کا دروازہ کھلے گا۔ خاص کر یہ آیت کریمہ:

ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوا ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔

یعنی اس حرکت سے دین حنیف سے ہٹ کر گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

بلاشک وشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تم لوگ اسی کی اتباع کرو اور علاوہ ازیں دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ یہ چیزیں تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دیں گی۔

خاص کر یہ آیت کریمہ ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ۔ اور منسلکہ مطبوعہ تحریر کے صفحہ ۴ میں متعدد ترغیبی اشارے اس حکم کے خلاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمل کرنے کے لیے ملتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسے یہ عبارت لقیحہ مصنوعی طور پر علیحدگی کا تجربہ جانوروں میں کیا جاچکا ہے، لیکن ایسا تجربہ انسان کے اندر اب تک نہیں ہوسکا اسے ایک قسم کی کلوننگ شمار کرتے ہیں، کیوں کہ اس سے مشابہ نسل تیار ہوتی ہے۔ اس عمل کو "استنساخ بالتشطیر" کا نام دیا گیا ہے۔

ان عبارتوں میں حیوانات و نباتات کے کلوننگ کے حالات پر جسم انسانی کلوننگ کو اعتبار کرنے کا اشارہ ملتا ہے جو بالکل خلاف عقل و دانش ناجائز ہوگا، اور طرح طرح کی بہیمیت و بے شرمی و حیاسوزی اور بے عزتی کے حالات پر مشتمل ہوگا جس کی شرعاً قطعاً اجازت نہیں، اس لیے عبارت کو مطبوعہ مضمون سے بالکل نکال دینا ضروری ہے اصل بات یہ ہے کہ ان نئی روشنی والوں کو اور ان جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو اس آیت کریمہ

سخر لکم مافی السموٰت ومافی الارض جمیعا منه ان فی ذلك لآیات لقوم یتفکرون۔

ترجمہ یعنی اللہ نے اشرف المخلوقات (انسان) کے لیے تمام عالم سفلیات مسخر کردیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے سوچیں اور اللہ کو پہچانیں اور اللہ کی قدرت کاملہ کو سمجھ کر اللہ پر ایمان لائیں۔

چنانچہ کرہ ارض، کرہ ماء میں سمندر وغیرہ اور کرہ ہوا، کرہ نار بلکہ اس کے اوپر بھی اس خصر میں جس میں چاند ستارے اور تمام سیارات گردش کرتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے وکل فی فلك یسبحون۔ یعنی یہ سب سیارے اسی دائرے مکفوف میں تیرتے ہیں اسی طرح،

زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد (الآیۃ)

تاکہ تم غور وفکر کرکے خدا کی مزید معرفت حاصل کرو اور ان تمام عطیہ تسخیرات کی حقیقت صرف تسخیر علمی اور معلوماتی قرار دو تاکہ اس تسخیر علمی کے ذریعے تم خدا کی مزید معرفت حاصل کرو اور پہچانو اس تسخیر میں تم کو تسخیر تخلیقی نہیں دی گئی ہے۔ ذرا غور کرو اور عقل سے کام لو تو واضح ہوکر حقیقت منقح ہوجائے گی۔ مثلاً اسی کرو موزوم وغیرہ میں غور کرو اور دیکھو کہ مادہ (مؤنث) میں نطفہ کے انڈے اور موروثی تھیلی آپس میں ملنے سے تقسیم نسل وغیرہ میں جو طاقت ملتی ہے اگر اللہ تعالیٰ پیدا نہ کریں تو کون طاقت ہے جو پیدا کردے، یا انڈے ہی اللہ پیدا نہ کرے تو کون طاقت ہے جو اسے پیدا کردے۔ محض اللہ کی طاقت سے پیدا کرنے کو تم بھی سمجھتے اور مانتے ہو اسی طرح حیوانات و نباتات وغیرہ میں جو مادہ نسل پھیلانے اور بڑھانے کے ذریعہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو روک لیں نہ پیدا فرمائیں تو کون طاقت ہے جو پیدا کرسکے، اس کمزوری و مجبوری کو مانتے اور دیکھتے ہوئے بھی اس تسخیر علمی و معلوماتی کو تخلیقی کیسے کہہ

☆ قال الامام الشافعی رحمه الله تعالیٰ: امن الناس علی فی الفقه محمد بن حسن ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سکے تھو اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (الا لـه الخلق والامر) واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ تخلیق اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے محض اپنے قبضہ قدرت میں رکھا ہے۔ پھر اللہ کریم نے لوگوں کو مزید معرفت دینے کے لیے اور اپنی مزید معرفت کاملہ اور مزید حق واضح کرنے کے لیے کچھ ایسی آیات بھی نازل فرمادیں جو بداہۃً خرق عادت اور معجزہ ہونے پر صریح دال بن جاتی ہیں اور ایسی لاجواب ہوجاتی ہیں کہ بغیر معجزہ خداوندی مانے ہوئے عقل سمجھنے سے عاجز و درماندہ رہ کر ماننے پر مجبور کررہی ہے، مثلاً جب حضرت زکریاؑ نے حضرت مریم کے پاس بے موسم تازہ پھل دیکھے اور پوچھا:

يامريم انّٰى لك هذا قالت من عند الله فهنالك دعا زكريا ربه

اور اس سوال وجواب سے حضرت زکریا میں معرفت الٰہی کا ایک باب منکشف ہوگیا اور فوراً اولاد کے لیے دعا کرنے لگے، اور دعا قبول بھی ہوگئی اور حضرت یحییٰ کے پیدا ہونے کی خوشخبری بھی مل گئی اور یحییٰؑ کے پیدا ہونے کی بشارت کے بعد بتقاضائے بشریت استعجاب ہونے لگا کہ میری بیوی مکمل بانجھ ہے اور میرے سارے اسباب ولادت ختم ہوچکے ہیں تو یہ بچہ کہاں سے پیدا ہوگا اور کہہ اٹھے۔

رب انى يكون لى غلام وقد بلغنى الكبر وامرأتى عاقر

تو جواب ملا اور اللہ نے فرمایا:

كذلك الله يفعل مايشاء قال رب اجعل لى آية قال آيتك الا تكلم الناس ثلاثة ايام الا رمزا۔

ترجمہ: اللہ نے فرمایا کہ اسی طرح ہم بلا اسباب کے اور بطور خرق عادت اور بطور معجزہ کے پیدا کرتے ہیں پھر حضرت زکریا نے جرأت کرکے بصورت ناز پوچھا کہ علامت کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے بول نہ سکوگے، صرف اشارہ کروگے۔

یہ آیت کریمہ تحقیق معجزہ اور تحقیق خرق عادت کے تحقق پر نص قطعی ہوگئی ہے۔ پھر اسی طرح حضرت مریم جب غسل جنابت کے لیے تنہائی میں گئی تھیں تو ایک تندرست فرشتہ نمودار ہوا اور کہا کہ تمھارے بطن سے بغیر باپ کے ایک جلیل القدر نبی (عیسیٰ) پیدا ہوں گے، جن کے یہ یہ مناقب وفضائل ہوں گے میں اس لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تو بے ساختہ پناہ مانگی۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہوجاتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیا۔

پھر کہا جب مجھے کسی بشر نے چھوا ہی نہیں تو بچہ کیسے پیدا ہوگا، تو جواب ملا کہ اسی طرح خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ پیدا فرمادیں گے۔ پھر یہ آیت پڑھی:

کذلک یخلق ما یشاء اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔ (۱)

خرق عادت کا صحیح واقعہ ہے۔

پھر اسی طرح حضرت مریم کے حمل کا واقعہ دیکھئے تفصیل سے قرآن پاک میں مذکور ہے:

فنفخنا فیہ من روحنا فتمثل لہا بشراً سویا۔ (الآیۃ)

کہ جب غسل کرنے کے لیے تنہا مکان میں گئیں اور پردہ ڈال لیا تو فرشتہ بہ صورت انسان آیا تو اس کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا، بلکہ منھ پھیر لیا اور پناہ مانگنے لگیں کہ دور ہوجا انی اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیا فرشتہ نے کہا کہ میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا رسول ہوں تاکہ تم کو ایک غلام ہبہ کردوں۔ پس جب حضرت مریم کو اس کی گفتگو سے اور سیاق وسباقِ کلام سے اندازہ ہوگیا کہ واقعی یہ شخص انسان نہیں ہے بلکہ فرشتہ ہے تو اس کی جانب متوجہ ہوئیں اور کہنے لگیں کہ مجھے لڑکا کیسے ہوجائے گا، مجھے تو کبھی کسی انسان نے چھوا تک نہیں ہے، یہ تو عادت اللہ کے خلاف ہے۔ تو اس فرشتہ نے کہا کہ اسی طرح خرق عادت کے طور پر تم کو لڑکا ہوجائے گا، تو حضرت مریم کو استعجاب ہوا۔ اور فرشتہ نے کہا کہ آپ کے رب نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور یہ اس لیے کروں گا تاکہ اس لڑکے کو تمام لوگوں کے لیے ایک علامت اور رحمت بنادوں اور یہ بات تو اللہ پاک کے وہاں طے شدہ بات ہے اتنا کہتے ہی حضرت مریم حاملہ ہوگئیں۔

یہ گفتگو کھلی دلیل ہے کہ اتنے گفتگو اور سوال وجواب سے لگا ہیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگئیں اور اسی حالت میں حمل قرار پاگیا اور حضرت مریم کو حمل ہوجانے کا یقین ہوگیا مگر بشری تقاضہ سے کچھ سوال وجواب کے بعد خاموش ہوگئیں اور مطمئن ہوگئیں اور یہاں تک کہ پھر جب ایام مخاض آگیا تو فرشتہ پھر نمودار ہوا اور بطور خرق عادت کے کچھ تعلیم فرمائی۔ مثلاً خشک کھجور کے نیچے جاکر پہونچ تو تیرے نیچے عمدہ پانی پیدا کردیں گے اور یہ خشک درخت ہلانا تو تازہ پھل کھجور کے گریں گے وغیرہ ذلک۔

(۱) سورہ آل عمران۔ رکوع ۴۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غرض کہ منطوق کلام ربانی اور قرار حمل کے واقعہ سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے جتنا ابھی بیان ہوا اور بقیہ اور باتیں جیسے احصان فرج اور نفخ روح کا نفخ روحانی تھا یا جسمانی تھا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور محمل اور آیات متشبہات واحوال مبہمات کے قبیل سے ہوئے اور جب تک صحیح حدیث (انی ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم) میں مذکور ہے ان میں سے کوئی امر ثابت نہ ہو، محض اپنی عقل وفہم سے یا اسرائیلیات کی روایات سے اس کے بارے میں کچھ کہنا حکم شرع سے فروج نظر آتا ہے، اسی طرح یہ بھی ایک موقع تھا کہ اس وقت کلوننگ یا انسانی فوٹو کاپی یا فوٹو کاپی نیوکلین میں متعدد کرد موزدم وغیرہ کے کچھ افعال کی جانب بھی کچھ اشارہ کردیا جاتا مگر اس سے صرف نظر کرکے اور اس کو اپنے خاص علم میں محفوظ رکھتے ہوئے فرمادیا گیا کہ یہ خرق عادت کی چیز ہے، تم لوگوں کی عقل وفہم سے باہر اور بالاتر ہے، اگر یہ بھی سمجھ لو کہ یہ خلاف عقل نہیں ہے بلکہ تمہاری عقول اگرچہ عقول متوسطہ ہوں یا عقول عالیہ ہوں سب ان باتوں کی حقیقت درمز سمجھنے سے عاجز درماندہ ہیں۔ ہم اسی مضمون میں سے پہلے کچھ تفصیل سے اس کو بیان کرآئے ہیں اور اب پھر بیان کررہے ہیں کہ اس کے درپے ہونے میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اور دربار خداوندی میں گستاخی ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ جب یہود نے بطور امتحان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارے میں پوچھا تھا، صاف صاف جواب دیا گیا کہ کہہ دیجئے کہ

الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔

اس آیت کریمہ میں ان معاملات میں پڑنے سے روک دیا ہے اور وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً میں ان چیزوں میں پڑنا بڑی گستاخی قرار دیا گیا ہے اور اسی وجہ سے احقر نے عرض کیا تھا کہ اس سیمنار میں تشنگی ہے اس کو دور کردینا ضروری ہے (اور اب) اسی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم سلیم، ذوق صحیح عطا فرمائے اور اب مزید بیان کو گستاخی قرار دے کر ان کو ختم کرتا ہوں۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

© rasailojaraid.com